مولانا سعید الحق جدون*

شریعتِ اسلامی میں توہین رسالت کی سزا

فرانس کے توہین آمیز کردار کی روشنی میں

یہود بغض اور عداوت کی وجہ سے ایک عرصے سے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ بات ہائی لائٹ کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کررہے ہیں کہ ''مسلمان دہشت گرد ہیں'اس مقصد کے لئے انھوں نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کا ایک منصوبہ بنایا ہے بلکہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکوں اور فلموں کا مستقل سلسلہ بھی شروع کررکھا ہے۔

امریکہ کے سابق صدر جارج بش کے دور حکومت میں پادری فال ویل نے رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ دہشت گرد کہا۔ پھر پوپ بنی ڈکٹ نے بھی یہی الفاظ استعمال کئے۔ اس کے بعد ڈنمارک کے گستاخانہ خاکوں کا مقصد ہی یہی تھا کہ نعوذ باللہ مسلمانوں کے پیغمبر ﷺ دہشت گرد ہیں اور ان کی تعلیمات دہشت گردی کی تعلیمات ہیں، گیارہ ستمبر 2012 کو امریکہ میں ''مسلمانوں کی معصومیت'' کے نام سے جو فلم ریلیز کی گئی' یہ فلم ایک اسرائیلی یہودی ملعون باسل نے بنائی ہے۔ اس فلم میں بھی اس نے پیغمبر اسلام ﷺ کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ ﷺ کے بارے میں توہین آمیز رویہ اختیار کیا ہے۔

اب فرانس میں توہین آمیز خاکوں کا یہ واقعہ مذکورہ منصوبہ بندی کی ایک کڑی ہے۔ آج یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے مناسب یہ ہوگا کہ ہم قرآن وسنت اور فقہائے امت کے اقوال کی روشنی میں توہین رسالت کی سزا پر بحث کریں، کیونکہ بعض حضرات توہین رسالت کی سزا کے بارے میں مختلف قسم کے شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اس سلسلے میں مذکورہ عنوان کے تحت قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی رو سے اس مسئلے پر معمولی کلام کرتے ہیں۔

توہین رسالت کی سزا قرآن کی نظر میں

قرآن کریم کے متعدد مقامات شاتم وگستاخ رسول ﷺ کے کفر وارتداد پر دلالت کرتے ہیں جن

---

* فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

میں سے چند مقامات درج ذیل ہیں: (۱) توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کے کافر ہونے کی پہلی دلیل سورہ احزاب کی یہ آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

''جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے' اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے، اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا''

(۲) توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کا کافر و مرتد ہونے کی دوسری دلیل سورۃ التوبہ کی یہ آیات ہیں جن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ۝ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ

''اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں' حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں اصل یہ ہے کہ یہ بزدل لوگ ہیں' اگر ان کو کوئی بچاؤ کی جگہ یا غار یا گھسنے کی جگہ مل جائے تو اسی طرح رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں' اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں اگر انکو اس میں سے حصہ مل جائے تو خوش رہیں اور اگر نہ ملے تو جھٹ خفا ہو جائیں''

(۳) شاتم رسول اور گستاخ مصطفیٰ ﷺ کے کفر کی تیسری دلیل سورۃ التوبہ ہی میں ہے جن میں ارشاد الٰہی ہے

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ

''منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کے پیغمبر پر کہیں کوئی ایسی سورت نہ اتر آئے کہ ان کے دل کی باتوں کو ان (مسلمانوں) پر ظاہر کر دے۔ کہہ دیں کہ مذاق کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اس کو ضرور ظاہر کر دے گا' اور اگر آپ ان سے دریافت کریں تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت

اوردل لگی کرتے تھے' کہیں: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اوراس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو' اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں' تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے' کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔"

(۴) سورہ توبہ میں ناموس رسالت پر حرف گیری کی وجہ سے اذیت رسول ﷺ دینے والوں کیلئے دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔

وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

"اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان کا کچا ہے،ان سے کہہ دیں کہ وہ کان کا کچا ہے تو تمہاری بھلائی کے لئے' وہ اللہ کا اور مومنوں کی بات کا یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں، ان کے لئے عذاب الیم تیار ہے۔"

(۵) نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے کفر وارتداد کی پانچویں دلیل سورۃ النور میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

"مومنو! پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو' بیشک اللہ کو وہ لوگ معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں تو جو لوگ اس پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں' ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے قرآن کریم کے ان پانچ مقامات کے علاوہ بھی تین مقامات سے توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کے کفر پر استدلال کیا ہے،جس کی تفصیل قارئین علامہ ابن تیمیہؒ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول "میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

دور رسالت میں توہین رسالت کی سزا:

توہین رسالت کی سزا کے بارے میں جس طرح متعدد آیات اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ اس جرم کا مرتکب کو قتل

کر دینا ضروری ہے اس طرح آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کرنے گستاخ آمیز رویہ اختیار کرنے مذاق اڑانے اور استہزا کرنے والوں کی سزا قتل طے ہو جانے کا پتہ بکثرت احادیث رسول ﷺ سے بھی چلتا ہے۔

(۱) سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نابینا صحابی تھا' اس کی ایک باندی تھی' جس سے اس صحابی کے دو بچے تھے' وہ اکثر اللہ کے رسول ﷺ کو برا بھلا کہتی' نابینا اسے ڈانٹتا لیکن وہ نہ مانتی' منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ وہ شخص کہتا ہے کہ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کیا تو اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی، مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں گھسا دیا' وہ مر گئی' صبح جب وہ مردہ پائی گئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا' میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق نبوت ہے کہ جس نے یہ کام کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو' یہ سن کر وہ نابینا گرتا پڑتا آگے بڑھا اور عرض کی' ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا کام ہے' یہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور میری رفیق تھی' اس کے بطن سے میرے دو ہیرے جیسے بچے ہیں' لیکن وہ اکثر آپ ﷺ کو برا بھلا کہتی تھی' میں منع کرتا تو نہ مانتی، جھڑکتا تو بھی نہ سنتی، آخر گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا اور آپ کی شان میں گستاخی کی، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں مارا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگو گواہ رہو اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے'' (سنن ابوداود: ۴۳۶۱)

(۲) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان یھودیة کانت تشتم النبی ﷺ وتقع فیه فخنقها رجل حتیٰ ماتت فابطل رسول الله دمها ''بلاشبہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی اور آپ کے بارے میں نازیبا کلمات کہا کرتی تھی' ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مر گئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا خون باطل قرار دیا'' (ابوداؤد: ۴۳۶۲)

(۳) عصما بنت مروان نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہجویہ اشعار پڑھا کرتی تو اس توہین کی وجہ سے حضرت عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر سے واپسی پر اس عورت کو قتل کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہوا، آپ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد حضرت عمیرؓ سے کہا' تم نے آخر کار اسے قتل کر دیا؟ انہوں نے فرمایا ''ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جس نے غیب سے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔''

اسی موقع پر شاعر رسول ﷺ سیدنا حسانؓ بن ثابت نے یہ شعر کہے۔

بنی وائل و بنی واقف — وخطمة دون بنی الخزرج

متی مادعت اختکم ویحها — بعولتها والمنایا تجی

فهزت فتی ماجداً عرقه کریم المداخل والمخرج (الصارم المسلول : ۱/۱۵۴)

(۴) عمیر بن امیہؓ کی بہن نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی' جس کی وجہ سے اس نے اپنی بہن کو قتل کیا' مقتولہ کے بیٹوں نے شور مچایا' اور قاتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے قریب تھا کہ کوئی مشکوک شخص قتل کر بیٹھتے حضرت عمیرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارے معاملے کی خبر دی' تو آپ ﷺ نے عمیرؓ سے پوچھ لیا'' کیا تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ عمیر نے جواب دیا: وہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتی تھی' آپ ﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کی طرف پیغام بھیج کر ان سے قاتلوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لیا' آپ ﷺ نے انہیں صحیح قاتل کے بارے میں بتایا اور اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا' تو ان بیٹوں نے کہا: ہم نے سنا اور مان لیا'' (اسد الغابہ' ۴/۲۷۳)

(۵) ابن خطل' مقیس ابن سابہ' عبداللہ ابن ابی سرح کا توہین رسالت کی وجہ سے سزا کا واقعہ احادیث کی کتابوں میں موجود ہے' ارباب سیر کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر یہ مژدہ سنایا کہ ''تم سب آزاد ہو'' تاہم بعض اشخاص کی نسبت قتل کا حکم دیا' جن کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے' عام ارباب سیر نے دس نام لکھے ہیں: مشہور مورخ ابن اسحاق نے آٹھ نام گنائے ہیں، ابوداؤد اور دار قطنی کی روایت سے چھ ہیں، بیہقی کی دوسری روایت سے چار ہیں، تین مرد اور ایک عورت، تین مرد ابن خطل، مقیس ابن سابہ اور عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح تھے جبکہ عورت کا نام ام سارہ تھا، بخاری شریف میں صرف ابن خطل کا واقعہ مذکور ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک غلام اس (ابن خطل) کے حوالہ کر کے ایک قبیلہ کے پاس عامل بنا کر بھیجا۔ راستے میں اس نے غلام سے کہا کہ میں سوتا ہوں تم جاگتے رہو اور کھانا وغیرہ تیار کر لو پھر مجھے جگا دو، وہ جاگا تو دیکھا کہ غلام سویا پڑا ہے، کھانا بھی تیار نہیں تھا، سخت غصہ میں غلام پر تلوار چلائی اور اسے قتل کر دیا۔ پھر سوچا کہ نبی کریم ﷺ اب مجھ سے ضرور قصاص لینگے، اس خوف کی وجہ سے مرتد ہو کر وہ مکہ آیا۔ چونکہ مکہ کے کافر مرتدوں کی بہت عزت افزائی کرتے تھے۔ اسلئے اس نے ارتداد پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ دو لونڈیاں اس غرض سے خریدیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہجویہ اشعار کہہ کر لوگوں کو سنائیں۔ یہ گستاخانہ اور گندے اشعار ہوتے تھے جو جگہ جگہ مجلسوں میں گائے جاتے تھے اور چونکہ ادب اور شعر و شاعری کا چرچا تھا۔ اس لئے یہ اشعار پھیل کر دوست دشمن سب کی زبانوں سے سنے جانے لگے۔ نبی کریم ﷺ کو اس سے بہت اذیت ہوتی تھی۔ بہر حال اس ظالم نے ایک تو قتل کیا تھا اور ہجویہ اشعار کا اہتمام جرم بالائے جرم تھا۔ اسلئے آپ ﷺ نے اس کو واجب القتل قرار دیا تھا۔

فتح مکہ کے موقع پر کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر ابن خطل معافی چاہتا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس زمانے میں بھی خانہ کعبہ کا غلاف ہوتا تھا۔ رحم کی درخواست رد کردی گئی تو لوگوں نے اسے قتل کردیا۔

توہین رسالت کی سزا خلفاء راشدین کے دور میں:

خلفائے راشدین کے دور میں بھی توہین رسالت کے مرتکب کو قتل کیا جاتا تھا' اس سلسلے میں حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ مشہور ہے' جب انہوں نے ایسے منافق کو جو نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم نہ کرنے کے بعد آپ ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے آیا تھا' قتل کردیا تھا۔ اس کے ورثاء یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر گئے اور نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اس واقعہ کی خبر دے دی تھی' نبی ﷺ نے مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔ اس مرحلہ پر سیدنا عمرؓ کے یہ الفاظ قابل توجہ ہیں۔

هكذا أقضي بين من لم يرض بقضاء رسول الله ، فأتى جبريل رسول الله ﷺ فقال: إن عمر قد قتل الرجل وفرق الله بين الحق والباطل على لسان عمر' فسمّي الفاروق'

''اسکے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا' پھر جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ عمر نے اس کو قتل کردیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان سے حق اور باطل کا فیصلہ کردیا ہے' اس بناء پر عمر کا نام فاروق رکھ دیا گیا۔'' (تفسیر الدر المنثور: ۱۸۰/۲)

حضرت عمرؓ کے دور کا ایک اور واقعہ بھی مشہور ہے کہ

''اہالیان بحرین کے بچے باہر نکل کر صوالجہ (ہاکی جیسا) کھیل رہے تھے اور بحرین کا بڑا پادری وہاں بیٹھا ہوا تھا، اچانک گیند اس کے سینے پر جا لگی تو اس نے اسے پکڑ لیا، بچے اس سے گیند مانگنے لگے' اس نے دینے سے انکار کردیا اور نبی کریم ﷺ کو بھی گالی دی' سارے بچے مل کر اپنی کھیل کی لاٹھیوں کے ساتھ اس پر پل پڑے اور اس کو اس وقت زدوکوب کرتے رہے حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ یہ قضیہ عمر بن خطابؓ کی طرف بھیجا گیا تو بخدا آپ فتح یا مال غنیمت سے اس قدر خوش نہیں ہوئے جتنے بچوں کے اس بشپ کو قتل کرنے پر مسرور ہوئے اور آپ نے کہا کہ آج اللہ نے اسلام کو عزت دے دی ہے کہ بچوں نے اپنی نبی کی گستاخی پر غیض وغضب کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے انتقام لے لیا۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف ۱/۴۶۲)

گستاخان رسول ﷺ کی سزا صحابہ کرامؓ کی نظر میں:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے الصارم المسلول میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے شاتم وگستاخ کی سزا قتل ہے اور اس پر تمام صحابہ کرام ﷺ کا اجماع واتفاق ہے اور پھر متعدد واقعات سے اس اجماع کو ثابت

بھی کیا ہے اور لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں اس سے زیادہ بلیغ اجماع کا دعویٰ ممکن ہی نہیں اور اس مسئلہ میں صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے اس اجماع کے خلاف کسی ایک بھی صحابی یا تابعی کا کوئی اختلاف قطعاً ثابت نہیں ہے۔

صحابہ کا اجماع اس مسئلے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے' اور اس کی صراحت قاضی عیاض' امام ابن تیمیہ اور علامہ ابن عابدین شامی نے بھی کی ہے' قاضی عیاض لکھتے ہیں:

وهذا كله اجماع من الصحابة وأئمة الفتوىٰ من لدن الصحابة رضوان الله عليهم الى هلم جرا.....ولا نعلم خلافا في استباحة دمه يعني سباب الرسولﷺ بين علماء الأمصار وسلف الأمة وقد ذكر غير واحد الاجماع على قتله وتكفيره

جملہ صحابہ اور فتویٰ کے ائمہ کا ان کے کفر اور قتل پر آج تک اجماع چلا آ رہا ہے۔ شاتم رسول کے خون حلال ہونے میں دور حاضر کے علما اور اسلاف امت میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اور ایک سے زائد ائمہ نے اس شاتم کے قتل اور کافر ہو جانے پر اجماع کا تذکرہ کیا ہے۔

(الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ: ۹۳۲/۲)

توہین رسالت کی سزا اجماع امت کی روشنی میں

امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی' اس کی سزا قتل ہے اس سلسلے میں چند تصریحات حسب ذیل ہیں: امام ابن منذرؒ فرماتے ہیں: أجمع عوام اهل العلم على ان حد من سب النبيﷺ القتل، وممن قاله مالك والليث وأحمد واسحاق وهو مذهب الشافعي

''عام اہل علم کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کو گالی دے' اس کی حد وسزا قتل ہے۔ یہ امام مالک' لیث' احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہی امام شافعیؒ کا مذہب ہے''

امام ابوبکر الفارسیؒ جو کہ امام شافعیؒ کے اصحاب میں سے ہیں کہتے ہیں

أجمع المسلمون على أن حد من سب النبي القتل

''تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والے کی حد وسزا قتل ہے۔''

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

وتحرير القول فيه: أن السابّ إن كان مسلما فانه يكفر ويقتل بغير خلاف وهو قول الائمة الاربعة وغيرهم وقد تقدم ممن حكىٰ الاجماع على ذلك اسحاق ابن راهويه وغيره ' وإن كان ذميا فإنه يقتل أيضاً في مذهب مالك وأهل المدينة وهو مذهب

أحمد وفقهاء الحديث (الصارم المسلول: ص ۳۔۴۔۲۵۳۔۲۵۴)

اس مسئلہ میں فیصلہ کن اور طے شدہ بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا اگر مسلمان ہو تو اسے کافر قرار دیتے ہوئے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا۔ یہ ائمہ اربعہ وغیرہ کا قول ہے اور یہ بات گزر چکی ہے کہ امام اسحاق بن راہویہ وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اگر گالی دینے والی ذمی ہو تو وہ بھی امام مالک اور اہل مدینہ کے مذہب میں قتل کیا جائے گا اور امام احمد وفقہائے حدیث کا بھی یہی مذہب ہے"

گستاخ رسول کی سزا فقہ حنفی کی روشنی میں

فقہ حنفی کے مطابق توہین رسالت کی سزا قتل ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف اگر ہے تو اس میں ہے کہ گستاخ رسول کی سزا بطور حد قتل ہے یا یہ جرم حد ارتداد کو مستلزم ہونے کی بناء پر مستوجب قتل ہے یعنی جرم کی تعبیر و توجیہ میں اختلاف ہے، لیکن جرم کی سزا میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس حوالے سے فقہاء احناف کی چند تصریحات حسب ذیل ہیں: نامور حنفی عالم علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں:

أجمع المسلمون على أن شاتمه ﷺ كافر ومن شك في عذابه وكفره كفر ......

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل ...... (اکفار الملحدین ص: ۵۴)

"ملت اسلامیہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گستاخ کافر ہے اور جو اس کی سزا یا کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے، اور اہل علم کا اس پر بھی اجماع ہے کہ نبی کریم کو سب وشتم کرنے والے کو قتل کیا جائے گا۔"

علامہ ابن ہمامؒ (متوفی ۸۶۱ھ) لکھتے ہیں:

كل من أبغض رسول الله ﷺ بقلبه كان مرتداً، فالسباب بطريق اولى ثم يقتل حداً عندنا فلا تعمل توبته في إسقاط القتل قالوا هذا مذهب أهل الكوفة ومالك ونقل عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه ولا فرق بين أن يجيء تائباً من نفسه أو شهد عليه بذلك بخلاف غيره من المكفرات فإن الإنكار فيها توبة فلا تعمل الشهادة معه حتى قالو يقتل وإن سب سكران ولا يعفى عنه (فتح القدیر: ۳۳۲/۵)

"جس شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ سے دلی طور پر بغض رکھا، وہ مرتد ہو جاتا ہے تو گالی دینے والا تو بطریق اولی مرتد ہوگا اور پھر ایسا شخص ہمارے نزدیک بطور حد قتل کیا جائے گا اور سزائے قتل کے بارے میں اسکی کوئی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اہل کوفہ اور امام مالک کا یہ مذہب ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق والی حدیث سے یہی پتہ چلتا ہے اور اس امر میں کوئی فرق نہیں کہ وہ خود توبہ

کر کے آئے یا اسکے خلاف کسی دوسرے نے گواہی دی ہو برخلاف دیگر کفریہ اعمال کے کیونکہ انکا انکار کردینا ہی توبہ ہے' اس میں دوبارہ گواہی کا بھی کوئی اعتبار نہیں حتی کہ انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اسے قتل کردیا جائیگا' اگرچہ نشہ کی حالت میں گالی دی ہو' اسے معاف نہیں کیا جائیگا۔

امام عبدالمعالی بخاریؒ نے علامہ علم الہدیٰ کی البحر المحیط سے نہایت قابل غور اقتباس نقل کیا ہے:

" من شاتم النبي ﷺ او أهانه أوعاب في أمور دينه أوفي شخصه أو في وصف من أوصاف ذاته سواء كان الشاتم مثلاً من أمته أومن غيرها؟ وسواء كان من أهل الكتاب أو غيره ' ذميا كان أوحربياً، وسواء كان من أهل الكتاب الشتم أو الإهانة أوالعيب صادراً عنه عمداً أو قصداً أو سهواً و غفلة أو حباً أو هزلا فقد كفر خلودًا بحيث إن تاب لم يقبل توبته أبدًالا عندالله ولا عند الناس وحكمه في الشريعة المطهرة عندمتأخري المجتهدين إجماعًا وعند أكثر المتقدمين القتل قطعاً ، ولا يداهن السلطان أو نائبه في حكم قتله' وأن فات في قتله وانعدامه المصالح الدينوية كقتل القضاة والولاة والعمال وإن أهملو فقد رضوا بما صدر عنه من الشتم مثلاً وهو كفر فهم رضوا بالكفر والراضي كافر فهم كافرون (فتاوی حسب المفتین: ۲/۳۳۷)

"جس بندے نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا آپ کی اہانت کی یا آپ کے دین' شخصیت یا اوصاف میں سے کسی وصف کو عیب والا بتایا خواہ یہ گالی دینے والا آپ کی امت سے ہو یا غیر اہل کتاب سے ہو یا غیر' ذمی ہو یا حربی خواہ اس نے گالی' اہانت یا عیب لگانے کی بات عمداً یا قصداً کی ہو یا سہواً غفلت سے کی ہو' سنجیدگی سے کی ہو یا مذاق میں' پس اس نے ہمیشہ کا کفر کیا یعنی اگر وہ توبہ کرے تو کبھی بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ ہی بندوں کے نزدیک۔ متاخرین مجتہدین کے نزدیک بالاجماع اور اکثر متقدمین کے نزدیک شریعت میں اس کا حکم قتل ہے۔ بادشاہ یا اس کا نائب اس گستاخ کے قتل میں فریب کاری سے کام نہ لیں اگرچہ اس گستاخ کو قتل کرنے کی پاداش میں بہت سے دینی مصالح بھی فوت ہوجائیں جیسا قاضیوں' والیوں اور سرکاری اہلکاری کا قتل ہے' پھر بھی بادشاہ اسے زندہ نہ چھوڑے اور اگر حکومت نے اسے زندہ چھوڑ دیا تو حکمران اس کے کفر پر راضی ہوگئے یعنی جو اس سے توہین کا صدرو ہوا تھا' یہ کفر ہے اور کفر پر راضی ہونے والا بھی کافر ہوتا ہے پس وہ بھی کافر ہوں گے۔"

امام محمد بن محمد شہاب کردری حنفیؒ ابن بزاز نے بھی اس مسئلہ پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے' فرماتے ہیں:

" وزال عنه موجب الكفر والارتداد وهو القتل إلا إذا سب الرسولﷺ أوواحداً من الانبياء عليهم الصلوة والسلام فإنه يقتل حداً ولا توبة له اصلاً سواءً بعد القدرة عليه أو الشهادة أوجاء تائباً من قبل نفسه كالزنديق لأنه حد وجب فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الآدمين ' وكحد القذف لا يسقط بالتوبة بخلاف ما إذا سب الله تعالىٰ ' ثم تاب لانه حق الله تعالىٰ ولان النبي عليه السلام بشر والبشر جنس يلحقهم المعرة إلا من أكرمهم الله تعالىٰ والباري منزة عن جميع المعايب ' وبخلاف الارتداد لأنه معنى يتفرد المرتد لا حق فيه لغيرة من الآدمين۔ ولكنه قلنا إذا شتمه عليه السلام سكران لا يعفى ويقتل أيضاً حداً وهذا مذهب أبي بكر الصديق رضي الله عنه والامام الاعظم والثوري وأهل الكوفة والمشهور من مذهب مالك وأصحابه

"(عام) مرتد سے کفر اور ارتداد کا موجب زائل ہو جائے گا مگر جب کسی نے رسول اللہ ﷺ یا کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دی تو اس کو حداً قتل کیا جائے گا خواہ حراست میں لئے جانے یا گواہی کے بعد وہ گستاخ توبہ کرے یا خود بخود توبہ کے لئے پیش ہو جائے' اسے زندیق کی طرح ہر حال میں قتل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ قتل اس گستاخ کی حد ہے' پس توبہ سے ساقط نہیں ہوگی۔ جیسا کہ آدمیوں کے باقی حقوق' جس پر حق ہو اس کی توبہ سے ساقط نہیں ہوتے اور جیسا کہ حد قذف ہے۔ بخلاف اس صورت کہ جب اللہ تعالیٰ کی گستاخی کی پھر توبہ کر لی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور نبی علیہ السلام انسان ہیں اور انسان کی جنس کو عار لاحق ہوتی ہے، البتہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معزز بنایا، باری تعالیٰ ان تمام عیوب سے منزہ ہے' بخلاف ارتداد کے کیونکہ اس میں محض وہی ارتداد ہوتا ہے جس میں کسی آدمی کا حق متعلق نہیں ہوسکتا۔ البتہ ہم واضح کر رہے ہیں کہ جب کسی نے حالت نشہ میں گستاخی کی تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا، اسے بھی حداً قتل کیا جائیگا۔ یہی مذہب ابوبکر صدیقؓ، امام اعظمؒ، ثوریؒ اور اہل کوفہ کا ہے اور یہی مالکؒ اور ان کے اصحاب کا مشہور مذہب ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی فرماتے ہیں:

من أذى رسول الله ﷺ بطعن في شخصه أو دينه أونسبه أو صفته من صفاته أووجه من وجوه الشين فيه صراحة أوكناية أو تعريضاً أو إشارة كفر ولعنة الله في الدنيا والاخرة وأعدله عذاب جهنم، وهل يقبل توبته؟ (تفسیر مظہری ۳۸۲/۷)

"رسول اللہ ﷺ کی شخصیت، دین، نسب یا حضور سید عالم ﷺ کی کسی صفت پر طعن کرنا اور صراحتاً یا کنایۃ یا اشارۃً یا بطور تعریض آپ ﷺ پر نکتہ چینی کرنا اور عیب نکالنا کفر ہے۔ ایسے شخص پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت اور اس کیلئے عذاب جہنم ہے، کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟"

ذمی شاتم رسول کی سزا:

ذمی شاتم رسول کے بارے میں اکثر فقہاء احناف کا موقف یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ بطور دلیل چند فقہاء احناف کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

امام محقق ابن ہمام حنفی (م ۸۶۱ ھ) لکھتے ہیں: والذی عندی ان سبه ﷺ أو نسبه مالا ینبغی الی الله تعالیٰ إن کان مما لا یعتقدونه کنسبة الولد الی الله تعالیٰ وتقدس عن ذلك إذا أظهره یقتل به وینتقض عهده (فتح القدیر، ۱۳/۲۰۵)

میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذمی نے اگر حضور ﷺ کی اہانت کی یا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف غیر مناسب چیز منسوب کی جو ان کے اعتقادات سے خارج ہے۔ جب وہ ان چیزوں کا اظہار کرے تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا اور اسے قتل کر دیا جائے گا۔

ذمی کے بارے میں یہی موقف علامہ عینی نے بھی اختیار کیا ہے کہ اس کو بھی قتل کیا جائے:

ولکن أنا معه فی جواز قتل السباب مطلقا (عمدۃ القاری، ۱۳/۱۷)

"تاہم میں مطلقاً ہر شاتم رسول کو قتل کرنے کے حق میں ہوں"

تفسیر قرطبی کے مصنف امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی مالکی رقم طراز ہیں: اکثر العلماء علی أن من سب النبی ﷺ من أهل الذمة أو عرض واستخف بقدره أو وصفه بغیر الوجه الذی کفر به فانه یقتل (الجامع لاحکام القرآن: ۸/۵۴) "اکثر علماء کا کہنا ہے کہ اہل ذمہ میں سے جو شخص نبی ﷺ کو گالی دے یا تعریض کرے یا آپ کی قدر ہلکی جانے یا اپنے کفر کے علاوہ کسی چیز سے آپ کو موصوف کرے تو اسے قتل کیا جائیگا۔ ہم اسے ذمہ یا عہد و پیمان نہیں دے سکتے۔

علامہ ظفر احمد عثمانی تھانوی لکھتے ہیں: وبالجملة فلا خلاف بین العلماء فی قتل الذمی أو الذمیة إذا أعلن بشتم الرسول أو طعن فی الاسلام طعنا ظاهراً (اعلاء السنن: ۱۲/۵۰۵)

"مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ذمی مرد یا ذمیہ عورت جب نبی کریم ﷺ کو علانیہ گالی دے یا دین اسلام میں طعن کرے تو فقہائے احناف میں اس کو سزائے قتل میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

ابن کمال باشا علانیہ شتم رسول کے مرتکب ذمی کے بارے میں فرماتے ہیں:

والحق أنه يقتل عندنا إذا أعلن بشتمه ا صرح به في سير الذخيرة حيث قال: واستدل محمد لبيان قتل المرأة إذا أعلنت بشتم الرسول ﷺ بما روى أن عمير بن عدى...... مدحه على ذلك "حق بات یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ذمی کو قتل کیا جائے گا' جبکہ وہ نبی کریم ﷺ کو علانیہ گالی دے اور 'سیر الذخیرۃ' میں اس کی صراحت مصنف نے یوں کی ہے کہ امام محمد نے علانیہ شتم رسول کی مرتکب عورت کو قتل کرنے میں عمیر بن عدی کے عصما بنت مروان کو رات کے وقت قتل کرنے سے استدلال کیا ہے۔" (اعلاء السنن:۱۲/۵۰۵)

شاتم رسول کی توبہ کا مسئلہ:

شاتم رسول کی توبہ کے بارے میں جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ شاتم رسول کی توبہ قبول نہ ہوگی' جس کے بعض فقہی اساسات اور تصریحات حسب ذیل ہیں۔

فتاویٰ بزازیہ کے مؤلف شیخ محمد بن شہاب ابن البزازحنفی (متوفی ۸۲۷) لکھتے ہیں:

إذا سب الرسول ﷺ أو واحدًا من الأنبياء فإنه يقتل حدًا فلا توبة له أصلا سواء بعد القدرة عليه أوالشهادة أو جاء تائباً من قبل نفسه كالزنديق لأنه حد وجب فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الآدميين كحد القذف لايسقط بالتوبة بخلاف ما اذا سب الله تعالىٰ ثم تاب لأنه حق الله تعالىٰ ولأن النبي عليه السلام بشر والبشر جنس يلحقهم المعرة إلا من أكرمهم الله تعالىٰ والبارى منزه عن جميع المعايب وبخلاف الارتداد لأنه معنى يتفرد المرتد لا حق فيه لغيره من الآدميين ولكنه قلنا إذا شتمه عليه الصلوة والسلام لا يعفى ويقتل أيضا حداً وهذ مذهب أبي بكر الصديق رضي الله عنه والامام الاعظم والثورى وأهل الكوفة والمشهور من مذهب مالك وأصحابه'

"جب کوئی بد بخت رسول کریم ﷺ یا کسی نبی کی گستاخی کرے تو اس کو بطور حد قتل کر دینا واجب ہے، اس کی اصلاً کوئی توبہ قبول نہیں، چاہے اس کو پکڑ کر لایا جائے یا اسکے خلاف گواہی دی جائے یا وہ خود توبہ کر کے آپہنچے' مثل زندیق کے، کیونکہ اس پر حد واجب ہوگئی جو انسانوں کے دیگر حقوق کی طرح محض توبہ سے ختم نہیں ہوجاتی، جیسا کہ تہمت طرازی کی حد ہے جو توبہ سے ساقط نہیں ہوتی، برخلاف اللہ کی گستاخی کے، کیونکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے، جبکہ نبی بشر ہیں اور بشر کو شرم و عار لاحق ہوسکتی ہے، مگر جسے اللہ تعالیٰ عزت دے اور باری تعالیٰ خود تو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے بالاتر ہیں

اور برخلاف ارتداد کے بھی کیونکہ ارتداد میں انسان کسی دوسرے انسان کا حق متاثر نہیں کرتا، اسی بناء ہم کہتے ہیں کہ جب کوئی نبی کریم ﷺ کا سب وشتم کرے گا، اس کو معاف نہیں کیا جائیگا اور اس کو حد کے طور پر قتل کردیا جائے گا۔ یہی سیدنا ابوبکر صدیق ؓ، امام اعظم ثوری، اہل کوفہ کا موقف ہے اور امام مالک اور ان کے شاگردوں سے مشہور موقف بھی یہی ہے۔" (فتاویٰ بزاریہ ۴۳۲)

امام ابن نجیم حنفی کتاب السیر کے باب الردۃ' میں لکھتے ہیں

كل كافر تاب فتوبته مقبولة في الاجماعة: الكافر بسب نبي وبسب الشيخين أوحدهما (الاشباہ النظائر ۱/۲۱۵) "ہر کافر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے' مگر ایسا کافر جو نبی کریم ﷺ یا شیخین ؓ کی گستاخی کرکے کافر ہو تو اس کی توبہ قابل قبول نہیں۔

حسب المفتین کے مصنف' دسویں صدی کے حنفی عالم قاضی عبدالمعالی لکھتے ہیں:

في شفاء القاضي عن أصحابنا وغيرهم من المذاهب الحق أن توبته لم تقبل وقتل بالإجماع " قاضی عیاض کی الشفاء میں ہمارے حنفی ساتھیوں اور دیگر فقہی مذاہب کا یہ موقف حق بیان ہوا ہے کہ اجماعی طور پر شاتم کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اس کو قتل کیا جائیگا۔"

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ: **و(الكافر بسب نبي) من الأنبياء فإنه يقتل حداولاتقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالىٰ قبلت لأنه حق الله تعالىٰ والأول حق عبدالا يزول بالتوبة ومن شك في عذابه وكفره كفر۔** (الدرالمختار ۴/۲۳۴)

"جہاں تک شاتم نبوت یا کسی اور نبی کے گستاخ کافر کا تعلق ہے تو اس کو بطور حد قتل کیا جائیگا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی تاہم اگر وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے تو اسکی توبہ مقبول ہوسکتی ہے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جبکہ پہلے جرم میں بندے کا حق بھی شامل ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا۔ جو شخص کافر کی اس سزا اور اسکے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہوجاتا ہے۔

قاضی ابن عابدین شامی بھی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

والكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حداولا تقبل توبته مطلقا

" جہاں تک کسی کافر شاتم رسول کا معاملہ ہے تو اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مطلقاً قبول نہیں کی جائے گی۔ (ردالمختار علی الدرالمختار ۱۶/۲۸۱)